﴿مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ
... اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ﴾ (التوبة ۱۷-۱۸)

مساجد
کی
آبادکاری اور بربادی



مکتبہ افکارِ اسلامی

ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

﴿مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ط
...... اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ﴾
(التوبة : ۹ / ۱۷ تا ۱۸)

مساجد کی آبادکاری
اور
بربادی

تالیف

ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن

مکتبہ افکارِ اسلامی

نام کتاب	:	مساجد کی آبادکاری اور بربادی
مؤلف	:	ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن
اشاعت	:	فروری ۲۰۱۵ء
ضخامت	:	۴۰ صفحات
مطبع	:	مکتبہ اسلامیہ پرنٹنگ پریس، لاہور
ناشر	:	مکتبہ افکارِ اسلامی، لاہور

ملنے کا پتا

مکتبہ اسلامیہ

بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ پاکستان فون: 37232369 - 042-37244973

بیسمنٹ سمٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد۔ پاکستان فون: 2641204 - 041-2631204

E-mail:maktabaislamiapk@gmail.com   www.facebook.com/maktabaislamiapk

فہرست

مقدمہ

مسجد سے دوستی اور دشمنی

اہل ایمان کا مسجد کے ساتھ تعلق بہت گہرا ہوتا ہے، اس میں مومن کی روح کو آرام اور سکون ملتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ اور سیرتِ مطہرہ سے بھی مسجد سے مضبوط تعلق کا درس ملتا ہے، آپ ﷺ گھر کے کام کاج میں مصروف ہوتے مگر جیسے ہی اذان ہوتی تمام مصروفیات کو ترک کر کے مسجد چلے جاتے، سفر سے واپسی پر بھی گھر جانے سے پہلے مسجد میں جا کر دو رکعت نماز ادا کرتے، کوئی بھی کڑا وقت آتا، کسی بھی قسم کی پریشانی ہوتی، آندھی آتی یا شمس وقمر کو گرہن لگتا تو مسجد میں چلے جاتے۔ مرض الموت کی شدت کی وجہ سے آپ ﷺ مسجد میں نہ جا سکے تو طبیعت بے چین ہوگئی، آپ ﷺ مسجد جانے کے لیے بے تاب تھے، مگر ضعفِ بدنی کی وجہ سے چل نہیں سکتے تھے، آپ دو آدمیوں (کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر ان) کے سہارے مسجد میں جاتے ہیں، کمزوری اس قدر تھی کہ آپ کے قدم مبارک زمین پر گھسٹ رہے تھے۔ دوسرے روز مرض میں مزید شدت آ گئی کہ آپ میں اتنی ہمت نہ رہی کہ مسجد میں جا سکیں، آپ نے حجرہ مبارک کا پردہ ہٹا کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو باجماعت نماز ادا کرتے دیکھا تو آپ ﷺ کا چہرہ مبارک خوشی سے کھل اٹھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی امامت میں نماز ادا کر رہے تھے، اس روح پرور اور رونق افروز منظر کو دیکھ کر حالتِ مرض کے باوجود آپ ﷺ کو مسرت حاصل ہوئی۔

مساجد کی تعمیر اور آبادکاری ایمان کی علامت ہے، نبی کریم ﷺ نے ہجرت مدینہ کے سفر کے دوران میں چند دن کے لیے قبا میں قیام کیا تو وہاں مسجد تعمیر کر دی، جب مدینہ میں تشریف آوری ہوئی تو آپ کا پہلا کام مسجد کی تعمیر تھا، مسجد نبوی کی تعمیر کے وقت آپ ﷺ اپنے ساتھیوں سے بڑھ کر جانفشانی اور لگن سے کام کر رہے تھے۔

نبی کریم ﷺ کا حکم تھا کہ ہر محلے اور آبادی میں مسجد بنائی جائے، اسے پاک صاف رکھا جائے اور اسے معطر کیا جائے۔ اس لیے مسلمان جہاں بھی آباد ہوں سب سے پہلے مسجد کی تعمیر کا اہتمام کریں اور اسے آباد کریں، مسلمانوں کی طرف سے جب بھی کوئی آبادی یا ہاؤسنگ سکیم بنائی جائے تو وہاں سب سے پہلے مسجد تعمیر کی جائے اور دیگر ضروریاتِ زندگی کا بعد میں سوچا جائے۔

مسلمانوں کی یہی روایت رہی ہے کہ وہ جہاں بھی گئے انھوں نے مساجد تعمیر کروائیں، محمد بن قاسم رحمہ اللہ جب سندھ، ۹۳ھ میں فاتحانہ حیثیت سے داخل ہوئے تو انھوں نے مفتوحہ علاقوں میں مساجد تعمیر کروائیں، نماز کی ادائیگی کے فریضے کے علاوہ یہی مساجد مسلمانوں کے تعلیمی مراکز بھی تھیں۔

مسجد دشمنی

مسلمانوں کی مساجد کفار ومشرکین اور یہود ونصاریٰ کے دلوں میں کانٹے کی طرح کھٹکتی ہیں، اسی لیے ماضی میں مسجد اقصیٰ کو آگ لگانے اور اسے منہدم کرنے کی کوششیں کی گئیں، صہیونی آج بھی اسے گرانے کے درپے ہیں، نمازیوں کو روکنے کی مسلح جدوجہد کی جاتی ہے۔ مشرکین مکہ مسلمانوں کو مسجد حرام میں نماز پڑھنے سے روکتے تھے۔ عصرِ حاضر میں بھی مساجد کو گرایا جارہا ہے اور مسلمانوں کو ان میں نماز پڑھنے سے روکا جارہا ہے۔ بابری مسجد کے شہید کیے جانے کا کیس ابھی تک چل رہا ہے۔ بعض ممالک میں سرکاری سرپرستی میں مساجد کو شہید کیا گیا، پچھلے دنوں فرانس میں بھی شرپسند نصرانیوں نے کئی مساجد منہدم کردیں۔ مساجد کے انہدام اور ان کی بربادی کے چند مزید واقعات ملاحظہ کیجیے:

① ہالینڈ میں عوامی پارٹی نے ایسی مساجد کو بند کرنے کا مطالبہ کیا جن سے ہالینڈ کے معاشرے کو (ان کے خیال کے مطابق) نقصان پہنچ سکتا تھا۔ اس مطالبے کو پارلیمنٹ میں بھی پذیرائی حاصل ہوئی۔ (اردو نیوز، جدہ ۱۳۔ اکتوبر ۲۰۰۳)

② یورپ اور امریکہ میں مساجد پر جاسوس متعین کردیے گئے، نیز اسلامی مراکز اور مدارس کی

نگرانی بھی شروع کر دی گئی۔ (جہاد ٹائمز، لاہور ۲ نومبر ۲۰۰۷)

بعض مسلمان ملکوں میں بھی مساجد و مدارس کے بارے میں اسی قسم کا رویہ روا رکھا جا رہا ہے۔

۳ اٹلی کی ایک انتہا پسند جماعت نے مساجد کی تعمیر کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ جرمنی اور ہالینڈ میں بھی مساجد کو بہت بڑا خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے۔

(ماہنامہ ترجمان القرآن، لاہور، دسمبر ۲۰۰۷)

مسلمانوں کے بعض ممالک میں بھی مسجد تعمیر کرنے کے لیے حکومتی اجازت نامہ کی ضرورت پیش آتی ہے، جس کا حاصل کرنا جان جوکھوں کا کام ہوتا ہے۔

۴ سوئٹزرلینڈ میں مساجد کے مینار کفار کے لیے غیظ وغضب کا باعث بن گئے، وہاں کی سیاسی جماعت سوئس پیپلز پارٹی نے کہا کہ مسجد کا مینار ہرگز برداشت نہیں کیا جا سکتا کیونکہ یہ ایک سیاسی قوت کی علامت ہے اور یورپ میں کوئی دوسری سیاسی قوت ابھرے اور اُسے عروج حاصل ہو یہ نا قابل برداشت ہے۔ اس لیے عدالت میں ایک درخواست دائر کی گئی جس میں کہا گیا کہ سوئٹزرلینڈ کے دستور کی رو سے میناروں کی تعمیر کو ممنوع قرار دیا جائے۔ (ایضاً)

یہ ہے 'مہذب' اور ترقی یافتہ مغربی ممالک کی 'آزادی' کا تصور، نیز ان کے 'لبرل' اور سیکولر ہونے کے چند نمونے۔ ان کی ظاہری اور باطنی کیفیت اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں بیان کردہ حالت سے مختلف نہیں:

﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَتَّخِذُوا۟ بِطَانَةً مِّن دُونِكُمْ لَا يَأْلُونَكُمْ خَبَالًا وَدُّوا۟ مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ ٱلْبَغْضَآءُ مِنْ أَفْوَٰهِهِمْ وَمَا تُخْفِى صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ ۚ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ ٱلْءَايَٰتِ ۖ إِن كُنتُمْ تَعْقِلُونَ ﴿١١٨﴾ هَٰٓأَنتُمْ أُو۟لَآءِ تُحِبُّونَهُمْ وَلَا يُحِبُّونَكُمْ وَتُؤْمِنُونَ بِٱلْكِتَٰبِ كُلِّهِۦ وَإِذَا لَقُوكُمْ قَالُوٓا۟ ءَامَنَّا وَإِذَا خَلَوْا۟ عَضُّوا۟ عَلَيْكُمُ ٱلْأَنَامِلَ مِنَ ٱلْغَيْظِ ۚ قُلْ مُوتُوا۟ بِغَيْظِكُمْ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌۢ بِذَاتِ ٱلصُّدُورِ ﴿١١٩﴾ إِن تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَإِن تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَفْرَحُوا۟

بِهَا ۖ وَإِن تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا ۗ إِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ﴿١٢٠﴾ (آل عمرٰن : ۳/ ۱۱۸ تا ۱۲۰)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے سوا کسی کو دلی دوست نہ بناؤ، وہ تمھیں کسی طرح نقصان پہنچانے میں کمی نہیں کرتے، وہ ہر ایسی چیز کو پسند کرتے ہیں جس سے تم مصیبت میں پڑو۔ ان کی شدید دشمنی تو ان کے منہ سے ظاہر ہو چکی ہے اور جو کچھ ان کے سینے چھپا رہے ہیں وہ زیادہ بڑا ہے۔ بے شک ہم نے تمھارے لیے آیات کھول کر بیان کر دی ہیں، اگر تم سمجھتے ہو۔ دیکھو! تم وہ لوگ ہو کہ تم ان سے محبت رکھتے ہو اور وہ تم سے محبت نہیں رکھتے اور تم ساری کتاب پر ایمان رکھتے ہو اور وہ جب تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے اور جب اکیلے ہوتے ہیں تو تم پر غصے سے انگلیوں کی پوریں کاٹ کاٹ کھاتے ہیں۔ کہہ دیجیے! اپنے غصے میں مر جاؤ، یقیناً اللہ سینوں کی بات کو خوب جاننے والا ہے۔ اگر تمھیں کوئی بھلائی پہنچے تو انھیں بری لگتی ہے اور اگر تمھیں کوئی تکلیف پہنچے تو اس پر خوش ہوتے ہیں اور اگر تم صبر کرو اور تقویٰ اختیار کیے رکھو تو ان کی خفیہ تدبیر تمھیں کچھ نقصان نہیں پہنچائے گی۔ بے شک اللہ، وہ جو کچھ کرتے ہیں، اس کا احاطہ کرنے والا ہے۔''

مسلمانوں کے بعض ممالک میں یہ صورتِ حال انتہائی تکلیف دہ ہے کہ اغیار کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے مساجد پر یلغار کی گئی، مساجد اور ان کی سرپرستی کرنے والے اہلِ خیر پر عرصہ حیات تنگ کیا گیا۔ ۲۰۰۷ کے اوائل میں پرویز بن مشرف کی حکومت نے 'روشن خیال' اور 'اعتدال پسند' ہونے کا ثبوت پیش کرنے کے لیے وفاقی دارالحکومت (اسلام آباد) میں واقع سات مساجد کو یکے بعد دیگرے گرا دیا اور جواز یہ پیش کیا کہ یہ غیر قانونی طور پر تعمیر کی گئی تھیں، وہ حکومت یا کسی اور کی زمین پر تعمیر ہوئی تھیں۔ [1] حالانکہ ان منہدم کی جانے والی مساجد میں ایک 'مسجد امیر حمزہ' بھی تھی جو قیامِ پاکستان سے بھی پہلے تعمیر کی گئی تھی، وہ مسجد کیونکر غیر قانونی تھی؟ وہ

[1] کسی کی مملوکہ زمین پر مسجد تعمیر کرنا درست نہیں، جو زمین مسجد کے لیے وقف ہو اسی پر مسجد تعمیر کی جا سکتی ہے۔

حکومت کی ملکیت کیونکر بن گئی؟

اسی طرح جامع مسجد علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ (آئی ایٹ ون، نزد ڈبل روڈ) کی باقاعدہ تعمیر ۲۰۰۱ میں ہوئی، اس سے قبل اسے کئی بار انتظامیہ کی طرف سے منہدم کیا گیا، راقم الحروف چونکہ اس مسجد کا پہلا خطیب ہے اس لیے اس کا چشم دید گواہ بھی ہے، چوہدری محمد ارشد صاحب (مہتمم مسجد علی و مدرسہ صوت القرآن) نے اسے کئی بار تعمیر کروایا، حالانکہ یہ مسجد کیپٹل ڈویلپمنٹ اتھارٹی (سی ڈی اے) کے نقشے کے مطابق اسی جگہ پر تعمیر ہوئی تھی جو جگہ محکمہ کی طرف سے مسجد کے لیے مختص تھی۔ اب محکمہ کو اس پر کوئی اعتراض نہیں اور نہ محکمہ نے کوئی قانونی چارہ جوئی کی ہے۔ اس قسم کی اور بھی بہت سی مثالیں ہیں۔

مسلم ممالک میں مساجد کے ساتھ یہ سلوک کیوں شروع ہوا سب جانتے ہیں تاہم تشفی کے لیے یہ خبر پڑھ لیجیے کہ بروکنگ انسٹی ٹیوٹ اینڈ کارپوریشن اور کانگرس ریسرچ سروس کی رپورٹ کے مطابق پاکستان کو واضح طور پر ہدایت دی گئی ہے: ''پاکستان کو دینی مدارس اور مساجد کو ہر قیمت پر اپنے کنٹرول میں لانا چاہیے تاکہ انتہاپسند سیاسی اور عسکری نظریات کی ترویج میں ان کا کردار ختم کیا جا سکے۔'' (ماہنامہ اردو ڈائجسٹ، لاہور، جنوری ۲۰۰۶)

ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن

مساجد کی عظمت

مساجد دین اسلام میں ایک عظیم دینی شعار اور درخشاں علامت کی حیثیت رکھتی ہیں۔ یہ روئے زمین کا سب سے بہتر ٹکڑا ہیں۔ اسلام اور مسلمانوں کا مرکزی مقام اور ہیڈکوارٹر یہی مسجدیں ہیں۔ مسجد سے قلبی لگاؤ اور پابندی کے ساتھ اس کی حاضری ایمان کی نشانی ہے۔ مساجد روزِ اوّل سے رشد و ہدایت، اسلام کی تبلیغ واشاعت اور ملی جدوجہد کا مرکز رہی ہیں۔ یہیں سے پیغامِ اسلام ساری دنیا میں نشر ہوتا ہے۔ ملت اسلامیہ کی علمی، ثقافتی اور روحانی قوتوں کا یہی سرچشمہ ہیں۔ یہیں سے امت محمدیہ نے ماضی میں بھی اسلام کا سبق لیا تھا اور آئندہ بھی سب سے بڑا علمی اور ثقافتی مرکز مساجد ہی رہیں گی۔ ان شاء اللہ!

مگر افسوس! مسلمانوں کے ملی انحطاط اور تنزلی سے مساجد بھی متاثر ہوئی ہیں۔ مسجدیں اپنے شرعی مقاصد اور روح سے خالی ہوتی جارہی ہیں۔ دین سے جاہل، دنیوی جاہ وجلال اور ٹھاٹھ باٹھ کے پجاری متولیان کی اجارہ داری کے سبب مساجد کا ماحول بے روح، وحشت ناک اور خستہ ہوتا جارہا ہے۔ جس سے ملت اسلامیہ کی تربیت اور نشوونما پر بھی برا اثر پڑ رہا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ مساجد کا حقیقی مقام اور اصلی حیثیت بحال کی جائے۔

❶ مسجد کی تعمیر کا بنیادی مقصد: تعمیرِ مسجد کا اولین مقصد اللہ رب العالمین کی عبادت ہے۔ اسی کے لئے انسان کو پیدا کیا گیا۔ گویا انسان کے مقصدِ حیات کی تکمیل کے لئے مسجد معرضِ وجود میں لائی جاتی ہے۔ قرآن حکیم میں ارشاد ہوتا ہے:

﴿ وَّ اَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ﴾ (الجن : ۷۲ / ۱۸)

''اور بلاشبہہ مساجد اللہ کے لئے ہیں۔ لہٰذا تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت مت کرو۔''

اسی غرض کے لئے بیت اللہ کی تعمیر کی گئی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْـًٔا وَّ طَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَ الْقَآئِمِيْنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ﴾ (الحج : ٢٢/ ٢٦)

''اور جب ہم نے ابراہیم کو کعبہ کے مکان کی جگہ مقرر کر دی اس شرط پر کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا اور میرے گھر کو طواف، قیام اور رکوع کرنے والوں کے لئے پاک صاف رکھنا۔''

❷ ذکر الٰہی اور مساجد: بعض آیات کریمہ میں ذکر کی نسبت مساجد کی طرف کی گئی ہے، کہ جس میں عبادت اور اطاعت الٰہی کی بہت سی صورتیں شامل ہیں۔ قرآن کریم میں ہے:

﴿وَّ مَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا﴾ (الحج : ٢٢ / ٤٠)

''اور مساجد (بھی ڈھادی جاتیں) جہاں اللہ کا نام بکثرت لیا جاتا ہے۔''

دوسری جگہ فرمایا:

﴿وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَ سَعٰى فِيْ خَرَابِهَا﴾ (البقرة : ٢ / ١١٤)

''اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہے؟ جو اللہ کی مسجدوں میں اللہ کے ذکر کیے جانے کو روکے اور ان کی بربادی کی کوشش کرے۔''

ایک اور جگہ فرمایا:

﴿فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَ يُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ﴾ (النور : ٢٤ / ٣٦)

''ان گھروں (مساجد) میں جن کے بلند کرنے اور جن میں اپنے نام کی یاد کا اللہ نے حکم دیا ہے۔''

آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ

فِيمَنْ عِنْدَهُ))[1]

"جو لوگ بھی اللہ عزوجل کو یاد کرنے کے لیے بیٹھیں ان کو فرشتے گھیرے میں لے لیتے ہیں، انہیں رحمت ڈھانپ لیتی ہے۔ اور ان پر تسکین (اطمینان اور دل کی خوشی) اترتی ہے اور اللہ فرشتوں میں ان کا تذکرہ کرتا ہے۔"

ایک حدیث میں مسجد میں بیٹھنے کا تذکرہ ہے اور اس میں يُبَاهِيْ بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ "اللہ فرشتوں کے سامنے تمہاری فضیلت بیان کرتا ہے۔" کے الفاظ آتے ہیں[2] جبکہ ایک اور حدیث میں ((مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِيْ بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ.....)) (جو لوگ اللہ کے کسی گھر میں بیٹھتے ہیں......) کے الفاظ موجود ہیں۔[3]

❸ محبوب ترین جگہ: اللہ کو تمام جگہوں سے مساجد زیادہ محبوب ہیں۔ ارشاد نبوی ہے:

((اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مَسَاجِدُهَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ اَسْوَاقُهَا))[4]

"جگہوں میں اللہ کے نزدیک سب سے پیاری جگہ مساجد ہیں اور سب سے زیادہ ناپسند جگہ اللہ کے نزدیک بازار ہیں۔"

بازاروں میں شیاطین کا جھنڈا لہرا رہا ہوتا ہے، فسق و فجور کا زور رہتا ہے۔ حرص، جھوٹ، جھوٹی قسمیں، لین دین میں ہیرا پھیری اور فریب کاری کا دور دورہ ہوتا ہے جبکہ مساجد میں ذکر اللہ، خشیت الٰہی، نماز اور زہد و عبادت کا چرچا رہتا ہے۔

❹ ایمان کا سرٹیفکیٹ: مسجد کی خبر گیری اور اس کی تعمیر و ترقی کے لیے کوشاں رہنے والے کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

---

[1] مسلم، الذكر والدعاء، فضل الاجتماع على تلاوة القرآن وعلى الذكر، ح: ٢٧٠٠۔

[2] ایضًا۔

[3] ایضًا، ح: ٢٦٩٩؛ ابو داود، الوتر، فی ثواب قراء ة القرآن، ح: ١٤٥٥۔

[4] مسلم، المساجد، فضل الجلوس فی مصلاه بعد الصبح وفضل المساجد، ح: ٦٧١۔

((اِذَا رَاَیْتُمُ الرَّجُلَ یَعْتَادُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوْا لَهٗ بِالْاِیْمَانِ))
''جب تم کسی آدمی کو بار بار مسجد جاتے اور آتے دیکھو تو اس کے مومن ہونے کی شہادت دو۔''

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَی الزَّكٰوةَ وَ لَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰۤی اُولٰٓىِٕكَ اَنْ یَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِیْنَ۝۱۸﴾ (التوبة : ۹ / ۱۸)

''اللہ کی مساجد تو وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتے ہوں۔ نماز قائم کرتے اور زکوٰۃ دیتے ہوں اور اللہ کے سوا کسی سے ڈرتے نہ ہوں۔ توقع ہے کہ یہی لوگ یقیناً ہدایت یافتہ ہیں۔''[1]

آباد کرنے اور خبر گیری کرنے میں مساجد کی تعمیر کرنا، ان کو صاف ستھرا رکھنا، معطر کرنا، ان میں روشنی، پانی اور گیس کا انتظام کرنا (بلوں کی ادائیگی کرنا)، ان کی مرمت وغیرہ کا خیال رکھنا، نیز مسجد کے راستوں کو سہل الوصول بنانا شامل ہے۔

مساجد کی حقیقی آبادی اور خبر گیری یہ ہے کہ ان میں بروقت اذان ہو اور نماز پنجگانہ اوقات مقررہ پر بلکہ افضل وقت میں باجماعت ادا کی جائے۔ نہ کہ یہ صورتِ حال کہ ؎

مسجد تو بنا دی شب بھر میں ایماں کی حرارت والوں نے
من اپنا پرانا پاپی ہے برسوں سے نمازی بن نہ سکا

انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لوگ مسجدوں پر فخر کریں گے مگر ان کو آباد کم رکھیں گے۔[2]

❺ ''میرا گھر'' ہاؤسنگ سکیم: بہت سی احادیث مبارکہ میں مساجد تعمیر کرنے کے بہت فضائل بیان ہوئے ہیں، جو شخص اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لیے مسجد تعمیر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا گھر

[1] ترمذی، تفسیر سورة التوبة: ۱۸ ح: ۳۰۹۳۔
[2] بخاری، الصلاة، بنیان المسجد، قبل از حدیث: ٤٤٦۔

جنت میں بناتا ہے۔ارشاد نبوی ہے:

((مَنْ بَنٰی مَسْجِدًا لِلّٰہِ بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ مِثْلَہٗ)) ❶

''جو شخص اللہ (کی رضا) کے لئے مسجد بنائے تو اللہ اس کے لیے جنت میں ایک گھر ویسا ہی بنائے گا۔''

ایک اور حدیث میں ہے:

((مَنْ بَنٰی مَسْجِدًا یَبْتَغِیْ بِہٖ وَجْہَ اللّٰہِ، بَنَی اللّٰہُ لَہٗ مِثْلَہٗ فِی الْجَنَّۃِ)) ❷

''جو شخص اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے مسجد بنائے تو اللہ ویسا ہی گھر اس کے لئے جنت میں بنائے گا۔''

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ایک حدیث میں یہ الفاظ ہیں:

((مَنْ بَنٰی مَسْجِدًا لَا یُرِیْدُ بِہٖ رِیَآءً وَلَا سُمْعَۃً بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ)) ❸

''جس نے کوئی مسجد بنائی، اس کا مقصود ریاکاری اور نمود و نمائش نہ ہو، اللہ اس کے لئے جنت میں گھر بناتا ہے۔''

مذکورہ بالا احادیث سے معلوم ہوا کہ مسجد بنانے کی غرض رضائے الٰہی کا حصول ہونا چاہیے۔خلوص کا ہونا شرط ہے ورنہ ریاکاری سے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔

ایک اور حدیث میں ''یُصَلّٰی فِیْہِ'' (جس میں نماز پڑھی جاتی ہے) جبکہ دوسری حدیث میں یُذْکَرُ فِیْہِ (جس میں اللہ کا ذکر ہوتا ہے) کے الفاظ آتے ہیں۔مسند احمد اور طبرانی کی ایک حدیث میں ہے:

❶ مسلم، المساجد، فضل بناء المساجد والحث علیها، ح: ٥٣٣۔

❷ بخاری، الصلاة، من بنی مسجدا، ح: ٤٥٠۔

❸ صحیح الترغیب: ٢٧٢۔

((مَنْ بَنٰی مَسْجِدًا یُصَلّٰی فِیْهِ بَنَی اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهٗ فِی الْجَنَّةِ اَفْضَلَ مِنْهُ))❶

''جس نے ایسی مسجد بنائی جس میں نماز پڑھی جاتی ہو، اس کے لئے اللہ جنت میں اس سے بھی عالیشان گھر بناتا ہے۔''

ایک حدیث میں ہے:

((مَنْ بَنٰی لِلّٰهِ مَسْجِدًا یُذْکَرُ فِیْهِ بَنَی اللّٰهُ لَهٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ))❷

''جس کسی نے مسجد بنائی کہ جس میں اللہ کا ذکر ہوتا ہے، اللہ اس کے لئے جنت میں گھر بناتا ہے۔''

یہ گھر کیسا ہوگا؟ مِثْلَهٗ (اس جیسا) کے الفاظ پیچھے گزر چکے ہیں۔ پچھلے پیراگراف میں حدیث کے الفاظ اَفْضَلَ مِنْهُ سے پتہ چلتا ہے کہ وہ گھر اس گھر سے (جو اس نے بنایا ہے) زیادہ اعلیٰ ہوگا۔ جبکہ ایک حدیث میں اَوْسَعَ مِنْهُ (اس مسجد سے زیادہ وسیع) کے الفاظ آتے ہیں:

((مَنْ بَنٰی لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَی اللّٰهُ لَهٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ اَوْسَعَ مِنْهُ))❸

''جس کسی نے اللہ کی رضا کے لئے مسجد تعمیر کی، اللہ اس کے لئے جنت میں اس مسجد سے بھی زیادہ وسیع گھر تعمیر کرتا ہے۔''

مِثْلَهٗ (اس جیسا)، اَفْضَلَ مِنْهُ (اس سے بہتر) اور اَوْسَعَ مِنْهُ (اس سے زیادہ کھلا) کے الفاظ جَزَآءً مِنْ جِنْسِ الْعَمَلِ کو بیان کرنے کے لیے ہیں یعنی اس کو بدلہ بھی اسی

❶ صحیح الترغیب: ۲۷۱۔

❷ مسند احمد ۴/۱۱۳۔

❸ صحیح الترغیب: ۲۷۰۔

نوعیت کا دیا جائے گا نہ کہ مقابلتاً اس کا ذکر کیا گیا ہے۔ کیونکہ جنت کی ایک بالشت جگہ بھی دنیا وما فیھا سے بدرجہا بہتر ہے تو جنت کے گھر کی کیفیت، حسن و جمال اور شان وشوکت کے کیا ہی کہنے!

یہ بھی ضروری نہیں کہ بہت بڑی مسجد ہی تعمیر کریں تو تب یہ فضیلت حاصل ہوگی، مسجد خواہ چھوٹی بھی ہو تب بھی اللہ رحیم وکریم اسی اجر وثواب سے نوازتے ہیں حتی کہ ایک حدیث میں تو یہ ہے کہ جو شخص قِطَا (کبوتر کی طرح کا ایک پرندہ) کے گھونسلے کے برابر بھی مسجد تعمیر کرتا ہے، اس کے لئے بھی جنت میں گھر کی بشارت ہے۔ حدیث میں ہے:

((مَنْ بَنٰی مَسْجِدًا قَدْرَ مَفْحَصِ قِطَاةٍ بَنَی اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ)) ❶

''جو قطا کے آشیانے کے بقدر بھی مسجد بنائے گا۔ اللہ اس کے لئے (بھی) جنت میں گھر بنائے گا۔''

مسند احمد میں فرمانِ نبوی ہے:

((مَنْ بَنٰی لِلّٰهِ مَسْجِدًا وَلَو كَمَفْحَصِ قِطَاةٍ لِبَيْضِهَا بَنَی اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ)) ❷

''جس کسی نے مسجد تعمیر کی اگرچہ اسی قدر ہی ہو جس قدر قطا انڈے دینے کے لئے گھونسلا بناتا ہے، اللہ اس کے لئے جنت میں گھر بناتا ہے۔''

ایک حدیث میں تو اس سے بھی چھوٹی مسجد پر جنت میں گھر کی بشارت سنائی گئی ہے۔

حدیث نبوی ہے:

((مَنْ بَنٰی لِلّٰهِ مَسْجِدًا وَلَوْ كَمَفْحَصِ قَطَاةٍ اَوْ اَصْغَرَ بَنَی اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ)) ❸

---

❶ صحیح الترغیب: ٢٥٦۔

❷ صحیح الترغیب: ١١٢٩۔

❸ ابن ماجہ: ٧٣٨، نیز دیکھیے صحیح الجامع: ٢١٦٨۔

''جو کوئی اللہ کی رضا کے لیے مسجد بنائے اگر چہ وہ قطا کے گھونسلے جتنی یا اس سے بھی چھوٹی ہی کیوں نہ ہو؟ اللہ اس کے لئے جنت میں گھر بناتا ہے۔''

علماء کی ایک کثیر تعداد نے آشیانے کے ذکر کو مبالغہ پر محمول کیا ہے کیونکہ گھونسلے کی جگہ تو اتنی بھی نہیں ہوتی کہ ایک شخص بھی اس قدر جگہ پر نماز ادا کر سکے۔ گھونسلے کا تذکرہ برائے مبالغہ ہونے کی تائید مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سے بھی ہوتی ہے جس میں اَوْ اَصْغَرَ (یا اس سے بھی چھوٹی) کے الفاظ موجود ہیں۔

اگر اس حدیث کا ظاہری معنی اور مفہوم بھی مراد لیا جائے تو بھی کوئی اشکال نہیں کہ کہیں مسجد میں اتنی ہی ضرورت تھی تو وہ پوری کر دی گئی یا چند افراد یا پوری جماعت مل کر ایک مسجد تعمیر کرتی ہے تو یہ ہر ایک کے حصہ میں پوری مسجد سے اتنی ہی جگہ کا تعمیر کرنا آیا کہ جس قدر قطا کا گھونسلہ ہوتا ہے، تب بھی اللہ کریم اس کا گھر جنت میں بنائے گا۔

جنت میں گھر ملنے کا واضح مطلب جنت کی ضمانت ہے کیونکہ وہی اس گھر میں داخل ہوگا جو جنت میں جائے گا۔ بالفاظ دیگر یہ کہا جا رہا ہے جو اللہ کی رضا کے لئے مسجد بنائے گا وہ جنت میں جائے گا۔ وفقنا اللّٰہ!

6 تعمیر مسجد میں تعاون: نبی اکرم ﷺ مہاجر بن کر مدینہ منورہ تشریف لے گئے، مدینہ میں آپ ﷺ نے مسجد بنانے کا حکم دیا تو بنی نجار کے لوگوں کو بلا بھیجا، ان سے فرمایا:

((ثَامِنُوْنِیْ بِحَائِطِکُمْ هٰذَا)) [1]

''تم اپنے اس باغ کی قیمت مجھ سے چکا لو!''

انہوں نے عرض کیا: لَا وَاللّٰهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهٗ اِلَّا اِلَى اللّٰهِ [2] ''نہیں! اللہ کی قسم! ہم اس کی قیمت اللہ سے ہی لیں گے...... جب مسجد کی تعمیر شروع ہوئی تو صحابہ شعر پڑھ پڑھ کر (بڑے جوش وخروش اور ولولے کے ساتھ) پتھر ڈھو رہے تھے۔ نبی ﷺ بھی ان کے

1 بخاری، الصلاة، هل ينبش قبور مشركي الجاهلية ويتخذ مكانها مساجد، ح: ٤٢٨۔

2 ایضًا۔

ساتھ تھے۔آپ ﷺ یہ شعر پڑھتے جاتے تھے:

اَللّٰهُمَّ لَاخَیْرَ اِلَّا خَیْرَ الْاٰخِرَةِ
فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ

''فائدہ جو کچھ کہ ہے آخرت کا فائدہ ہے۔اللہ! انصار و مہاجرین کو بخش دے۔''

مذکورہ حدیث نبوی سے معلوم ہوا کہ مسجد کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے نبی ﷺ کی خیر و برکت بھری دعاؤں کے مستحق ہیں۔

7 صدقہ جاریہ: مسجد تعمیر کرنا یا اس کی تعمیر میں حصہ ڈالنا صدقہ جاریہ ہے۔آدمی کی وفات کے بعد بھی اس کا اجر و ثواب اسے ملتا رہتا ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ مِمَّا یَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهٖ وَحَسَنَاتِهٖ بَعْدَ مَوْتِهٖ عِلْمًا عَلَّمَهٗ وَنَشَرَهٗ وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهٗ وَمُصْحَفًا وَرَّثَهٗ اَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ اَوْبَیْتًا لِاِبْنِ السَّبِیْلِ بَنَاهُ اَوْنَهْرًا اَجْرَاهُ اَوْ صَدَقَةً اَخْرَجَهَا مِنْ مَّالِهٖ فِیْ صِحَّتِهٖ وَحَیَاتِهٖ یَلْحَقُهٗ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهٖ)) 1

''مومن آدمی کے مرنے کے بعد جن اعمال اور نیکیوں کا ثواب ملتا رہتا ہے اس میں وہ علم ہے جو اس نے لوگوں کو سکھلایا اور پھیلایا، نیک اولاد ہے جو اس نے اپنے پیچھے چھوڑی، قرآن کی تعلیم ہے جو اس نے لوگوں کو دی، مسجد ہے جو تعمیر کرائی، مسافر خانہ ہے جو بنوایا اور وہ صدقہ ہے جو اس نے اپنے مال سے بحالت صحت اپنی زندگی میں نکالا۔ان سب اعمال کا ثواب انسان کو مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔''

8 مسجد کی صفائی: رسول اللہ ﷺ نے مساجد کو پاک صاف رکھنے کا حکم صادر فرمایا۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِی الدُّوْرِ وَاَنْ

1 صحیح سنن ابن ماجة، السنة، ثواب معلم الناس الخیر، ج ۱، ح: ۱۹۸۔

تُنَظَّفَ وَاَنْ تُطَيَّبَ))❶

''رسول اللہ ﷺ نے ہمیں محلوں میں مساجد بنانے کا حکم دیا اور یہ بھی حکم دیا کہ انہیں پاک صاف رکھا جائے اور انہیں خوشبو سے معطر کیا جائے۔''

ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا:

﴿وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْقَآئِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ﴾

(الحج : ٢٢/ ٢٦)

''میرے گھر کو طواف، قیام، رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک وصاف رکھنا۔''

دوسری جگہ آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام دونوں کو حکم دیا:

﴿وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ﴾ (البقرة : ٢/ ١٢٥)

''ہم نے ابراہیم اور اسماعیل سے وعدہ لیا کہ تم میرے گھر کو طواف کرنے والوں، اعتکاف کرنے والوں اور رکوع سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک صاف رکھو۔''

بعض احادیث سے مسجد کی صفائی کا اہتمام کرنے والے کے مقام ومرتبے کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ ایک عورت مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی، اس کی وفات ہوگئی تو نبی ﷺ نے (جب اس کو غائب پایا تو) اس کے بارے میں لوگوں سے دریافت کیا۔ انہوں نے بتایا کہ اس کی وفات ہوگئی ہے (انہوں نے اس کو معمولی خیال کرتے ہوئے نبی ﷺ کو بتائے بغیر دفنا دیا، مزید برآں اس کی وفات رات کو ہوئی تھی تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کو بے آرام کرنا مناسب نہیں سمجھا) آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے مجھے کیوں نہ خبر دی! چلو اب اس کی

❶ابو داود، الصلوٰة، اتخاذ المساجد فی الدور، ح: ٤٥٥، صحيح ابی داود: ٤٣٦، ترمذی، الصلوٰة، ما ذكر فی تطييب المساجد، ح: ٥٩٤، صحيح ترمذی: ٤٨٧، ابن ماجه، المساجد، تطهير المساجد وتطييبها، ح: ٧٥٨۔

قبر بتاؤ: فَصَلّٰى عَلَيْهَا ❶ ''اور اس پر نماز جنازہ پڑھی۔''

اس طرح آپ ﷺ نے اپنے عمل سے ثابت کر دیا کہ مساجد کی صفائی کرنے والے معمولی لوگ نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کا مقام و مرتبہ بہت بلند ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((عُرِضَتْ عَلَيَّ أُجُوْرَ أُمَّتِيْ حَتَّى الْقَذَاةِ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ)) ❷

''مجھ پر میری امت کے اعمال پیش کیے گئے حتی کہ آدمی کا مسجد سے تنکا (وغیرہ) نکالنے کا عمل بھی پیش کیا گیا۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد کی صفائی کرنے کا عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک نظر انداز نہیں کیا جاتا۔

سابقہ امتوں میں اللہ کے گھروں کی تکریم و تعظیم کے لیے خدمت گار مقرر کیے جاتے تھے حتی کہ بعض نے تو اپنی اولاد کو اس خدمت کے لیے اللہ کی نذر کر دیا تھا جیسا کہ عمران کی بیوی نے اللہ کے نام کی نذر مانی تھی:

﴿رَبِّ إِنِّيْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِيْ بَطْنِيْ مُحَرَّرًا﴾ (آل عمرٰن : ۳ / ۳۵)

''میرے رب! جو میرے پیٹ میں ہے میں اسے آزاد کر کے تیری نذر کر چکی ہوں۔''

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

((نَذَرْتُ لَكَ مَا فِيْ بَطْنِيْ مُحَرَّرًا: لِلْمَسْجِدِ يَخْدُمُهُ)) ❸

---

❶ بخاری، الصلاۃ، کنس المسجد والتقاط الخرق والقذی والعیدان، ح: ٤٥٨۔

❷ ابو داود، الصلاۃ، کنس المسجد، ح: ٤٦١؛ ترمذی، فضائل القرآن، لم ارذنبا اعظم من سورۃ اوتیها رجل ثم نسیها، ح: ٢٩١٦، صححه ابن خزیمة، ح: ١٢٩٧۔

❸ بخاری، الصلاۃ،الخدم للمسجد، قبل از، ح: ٤٦٠۔

''میں نے اپنے پیٹ کا بچہ تیری نذر کیا محرر کر کے تا کہ مسجد کی خدمت کرے۔''

❾ **جنت کا مہمان:** ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ غَدَا اِلَى الْمَسْجِدِ اَوْ رَاحَ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ نُزُلًا كُلَّمَا غَدَا اَوْ رَاحَ))❶

''جو کوئی صبح وشام (دن رات) مسجد کو (نماز کے لیے) جائے۔ وہ جب صبح وشام کو جائے گا اللہ جنت میں اس کی مہمانی کا سامان کرے گا۔''

مساجد سے وابستہ رہنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان قرار پاتے ہیں۔

❿ **بلند درجات:** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِذَا تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُخْرِجُهُ اِلَّا الصَّلَاةُ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رُفِعَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ))❷

''جب آدمی اچھی طرح وضو کر کے مسجد میں جانے کے لیے گھر سے نکلتا ہے اور صرف نماز ہی کی نیت سے نکلتا ہے تو جو قدم بھی رکھتا ہے ہر قدم پر اس کا ایک درجہ بلند ہوتا ہے اور ایک گناہ معاف ہو جاتا ہے۔''

دوسری حدیث میں ہے:

((فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ وَاَتَى الْمَسْجِدَ لَا يُرِيْدُ اِلَّا الصَّلَاةَ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ خَطِيْئَةً حَتّٰى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ))❸

❶ بخاری، الاذان، فضل من غدا الی المسجد ومن راح، ح: ٦٦٢، مسلم، المساجد، المشی الی الصلاۃ تمحی به الخطایا وترفع به الدرجات، ح: ٦٦٩۔

❷ بخاری، الاذان، فضل صلاۃ الجماعۃ، ح: ٦٤٧۔

❸ ایضاً، الصلاۃ، الصلاۃ فی مسجد السوق، ح: ٤٧٧۔

''تم میں سے جب کوئی اچھی طرح وضو کرے اور مسجد میں نماز ہی کے قصد سے جائے تو مسجد میں پہنچنے تک ہر قدم پر اللہ اس کا ایک درجہ بلند کرے گا اور اس کا ایک گناہ معاف کر دے گا۔''

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ تَطَهَّرَ فِيْ بَيْتِهٖ ثُمَّ مَضٰى اِلٰى بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ لِيَقْضِيَ فَرِيْضَةً مِنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ كَانَتْ خُطْوَاتُهٗ اِحْدَاهَا تَحُطُّ خَطِيْئَةً وَالْاُخْرٰى تَرْفَعُ دَرَجَةً)) ❶

''جو شخص اپنے گھر میں وضو کرتا ہے پھر اللہ کے گھروں (ان مساجد) سے کسی گھر (مسجد) کی طرف چل پڑتا ہے تاکہ اللہ کی طرف سے مقرر کردہ فرائض میں سے ایک فریضہ (نماز) ادا کرے تو اس کے ایک قدم کے بدلے اس کا ایک گناہ مٹایا جاتا ہے اور دوسرے کے بدلے ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے۔''

⓫ **قدم قدم پر رحمتیں نفس نفس پر برکتیں:** بنوسلمہ کے گھر مسجد سے دور تھے، انہوں نے چاہا کہ اپنے گھروں کو فروخت کر کے مسجد کے قریب گھر لے لیں۔ آپ ﷺ کو جب خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا:

((بَنِيْ سَلِمَةَ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ اٰثَارُكُمْ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ اٰثَارُكُمْ)) ❷

''بنوسلمہ اپنے گھروں میں ہی (رہائش پذیر) رہو! تمہارے قدموں کے نشانات بھی شمار کیے جاتے ہیں، تمہارے پیروں کا اجر بھی لکھا جاتا ہے۔''

دوسری حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا:

---

❶ مسلم، المساجد، المشی الی الصلاۃ تمحی به الخطایا وترفع به الدرجات، ح: ٦٦٦۔

❷ بخاری، الاذان، احتساب الاثار، ح: ٦٥٥؛ مسلم، المساجد، فضل کثرۃ الخطا الی المساجد، ح: ٦٦٥۔

((یَا بَنِیْ سَلِمَةَ اَلَا تَحْتَسِبُوْنَ اٰثَارَکُمْ)) ❶

''بنوسلمہ! کیا تم اپنے قدموں کا ثواب نہیں چاہتے ہو؟''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ اَعْظَمَ النَّاسِ اَجْرًا فِی الصَّلَاةِ اَبْعَدُھُمْ اِلَیْھَا مَمْشًی فَاَبْعَدُھُمْ)) ❷

''نماز کا سب سے زیادہ اجر اسے دیا جاتا ہے جسے نماز کے لیے زیادہ چلنا پڑتا ہے۔''

تو معلوم ہوا کہ نماز کے لیے مسجد آتے ہوئے نمازی کا ایک ایک قدم اس کے نامہ اعمال میں نیکی شمار کیا جاتا ہے۔

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ایک آدمی تھا میں نہیں سمجھتا کہ کوئی مسجد سے اس سے بھی زیادہ فاصلے پر رہتا ہوگا۔ اس کی کوئی نماز نہیں چھوٹتی تھی، اس سے کہا گیا اگر آپ گدھا خرید لیں اور اندھیرے اور گرمی میں اس پر سوار ہو کر چلے جایا کریں۔ اس نے کہا: مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ میرا گھر مسجد سے قریب ہو۔ میں چاہتا ہوں کہ میرا مسجد کی طرف جانا اور مسجد سے گھر آنا میرے نامہ اعمال میں درج کیا جائے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((قَدْ جَمَعَ اللّٰہُ لَکَ ذٰلِکَ کُلَّہٗ)) ❸

''اللہ نے تیرے لیے یہ سارا کچھ جمع کر دیا ہے۔''

قارئین کرام! غور فرمائیں کہ صحابی کتنے اہتمام اور شوق کے ساتھ مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے کے لیے حاضر ہوتا ہے۔ وہ گرمی کی پروا کرتا ہے نہ اندھیرے کی اور نہ گھر کی دوری کی۔ ہم بھی اپنے کردار کا جائزہ لیں۔ ہمارا گھر اگر مسجد سے تھوڑا سا دور ہو تو مسجد میں آنے کی

❶ بخاری، الاذان، احتساب الاثار، ح: ٦٥٥۔

❷ بخاری، الاذان، فضل صلاة الفجر فی جماعة، ح: ٦٥١، مسلم، الصلاة، فضل كثرة الخطا الی المساجد، ح: ٦٦٢۔

❸ مسلم، المساجد، فضل كثرة الخطا الی المساجد، ح: ٦٦٣۔

زحمت ہی گوارا نہیں کرتے۔ بلکہ بعض تو مسجد کے ہمسائے ہونے کے باوجود بھی مسجد میں حاضری سے محروم ہی رہتے ہیں۔

⓬ **مسجد میں نماز کے انتظار کی فضیلت:** مسجد میں نماز کا انتظار کرنا بہت بڑی خیر و برکت کا باعث ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْمَلَائِكَةُ تُصَلِّيْ عَلٰى اَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ مَالَمْ يُحْدِثْ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ وَارْحَمْهُ لَايَزَالُ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاةٍ مَادَامَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهٗ لَا يَمْنَعُهٗ اَنْ يَنْقَلِبَ اِلٰى اَهْلِهٖ اِلَّاالصَّلَاةُ)) ❶

”تم میں سے کوئی جب تک اپنی نماز کی جگہ بیٹھا رہے تو فرشتے اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک اس کا وضو نہ ٹوٹے، یوں کہتے رہتے ہیں: یا اللہ اس کو بخش دے! یا اللہ اس پر رحم کر، اور تم میں سے کوئی جب تک نماز کے لیے رکا رہے تو گویا نماز ہی میں ہے بشرطیکہ اس کو اپنے گھر لوٹ جانے سے نماز کے سوا اور چیز نہ روکتی ہو۔“

ایک حدیث میں اس کے لیے فرشتوں کی یہ دعا ذکر کی گئی ہے:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ مَالَمْ يُؤْذِ فِيْهِ مَالَمْ يُحْدِثْ فِيْهِ)) ❷

”اللہ! اس پر رحم فرما! اللہ! اسے بخش دے! اللہ! اس کی توبہ قبول فرما! جب تک وہ بے وضو ہو کر فرشتوں کو ایذا نہ دے۔“

---

❶ بخاری، الاذان، من جلس فی المسجد ینتظر الصلاة وفضل المساجد، ح: ٦٥٩۔

❷ بخاری، الصلاة، الصلٰوة فی مسجد السوق، ح: ٤٧٧؛ مسلم، الصلاة، فضل الجماعة وانتظار الصلاة، ح: ٦٤٩۔

مساجد میں دل لگانے والوں کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے عرش کا سایہ نصیب فرمائے گا۔ ارشاد نبوی ہے:

((سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ: اَلْاِمَامُ الْعَادِلُ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِيْ عِبَادَةِ رَبِّهٖ وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ......)) ❶

''سات آدمیوں کو اللہ (قیامت کے دن) اپنے سایہ میں رکھے گا جس دن اس کے سایہ کے سوا کہیں سایہ نہ ملے گا۔ ایک تو انصاف کرنے والا حاکم، دوسرے وہ جوان جو جوانی کی امنگ سے رب کی عبادت میں رہا تیسرے وہ جس کا دل مسجد میں لگا رہا......''

ان مذکورہ احادیث کی روشنی میں ہمیں مطلوبہ طرز عمل اختیار کرنا چاہیے تاکہ ہم فرشتوں کی دعاؤں اور اللہ تعالیٰ کے عرش کے سایہ کے مستحق ہوں۔ ہمیں اپنی اصلاح کر لینی چاہیے، خاص کر وہ لوگ اپنے طرز عمل کا جائزہ لیں جن کو مسجد میں اگر تھوڑی دیر رکنا پڑ جائے تو تنگ پڑ جاتے ہیں۔ شاید ان کا دھیان اس طرف نہیں جاتا کہ وہ نماز کے انتظار سے کتنی بڑی سعادت سے بہرہ ور ہو رہے ہوتے ہیں۔

⑬ دائیں پاؤں کو مسجد میں پہلے داخل کرنا باعث فضیلت ہے: اکثر کاموں کو دائیں طرف سے شروع کرنا پسندیدہ ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں:

((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِيْ شَأْنِهٖ كُلِّهٖ: فِيْ طُهُوْرِهٖ وَتَرَجُّلِهٖ وَتَنَعُّلِهٖ)) ❷

''نبی ﷺ ہر کام حسب استطاعت دائیں طرف سے شروع کرنا پسند کرتے تھے:

❶ بخاری، الاذان، من جلس فی المسجد ینتظر الصلاۃ و فضل المساجد، ح: ٦٦٠۔
❷ بخاری، الصلاۃ، التیمن فی دخول المسجد وغیرہ، ح: ٤٢٦۔

وضو میں، کنگھی کرنے میں اور جوتا پہننے میں۔"

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مسجد میں جاتے وقت پہلے دایاں پاؤں رکھتے جب نکلتے تو پہلے بایاں پاؤں نکالتے۔ ❶

امام حاکم رحمہ اللہ نے انس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ جب تو مسجد میں جانے لگے تو سنت یہ ہے کہ پہلے دایاں پاؤں رکھے اور جب نکلنے لگے تو پہلے بایاں پاؤں نکالے۔ ❷

⓮ **رب کی رحمت کے در کھلتے ہیں:** مسجد میں داخل ہونے والے کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ کہے:

((اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ)) ❸

"اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔"

بعض احادیث میں یہ الفاظ بھی آئے ہیں:

((بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ)) ❹

"اللہ کے نام سے، اور سلام ہو رسول اللہ پر۔ اللہ! میرے گناہ بخش دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے در کھول دے۔"

اس کے علاوہ دیگر دعائیں بھی بعض احادیث میں ملتی ہیں۔

⓯ **الٰہی فضل کے طالب:** نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اور جب تم میں سے کوئی مسجد سے نکلے تو یہ دعا مانگے:

❶ باب ایضًا۔

❷ بحواله تيسير الباري ١/٣٠٠۔

❸ مسلم، صلاة المسافرين، مايقول اذا دخل المسجد، ح: ٧١٣۔

❹ ابن ماجة، المساجد، الدعاء عند دخول المسجد، ح: ٧٧١۔

((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ))❶

''اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوالی ہوں!''

خیر و برکت اور رحمت کی مذکورہ بالا اور دیگر دعائیں مانگنے میں کوتاہی اور لاپروائی نہیں کرنی چاہیے۔

⓰ تحیۃ المسجد کی عظمت: جب انسان مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت (تحیۃ المسجد) ادا کر لے۔ ارشاد نبوی ہے:

((اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یَّجْلِسَ))❷

حتی کہ اگر امام خطبہ بھی دے رہا ہو تو تب بھی دو رکعت پڑھنے کے بعد بیٹھنا چاہیے جیسے کہ آپ ﷺ نے ایک صحابی کو دوران خطبہ میں دو رکعت پڑھنے کا حکم دیا تھا۔ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں مسجد میں گیا، رسول اللہ ﷺ لوگوں میں تشریف فرما تھے تو میں بھی بیٹھ گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا وجہ ہے کہ تم نے بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں ادا نہیں کیں؟ تو میں نے عرض کی: اللہ کے رسول ﷺ! میں نے آپ کو بیٹھے دیکھا اور لوگ بھی بیٹھے ہوئے تھے لہٰذا میں بھی بیٹھ گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا یَجْلِسْ حَتّٰی یَرْکَعَ رَکْعَتَیْنِ))❸

''جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو تب تک نہ بیٹھے جب تک وہ دو رکعتیں

❶ مسلم، ایضًا۔

❷ بخاری، الصلٰوۃ، اذا دخل المسجد فلیرکع رکعتین، ح: ٤٤٤، مسلم، صلاۃ المسافرین، استحباب تحیۃ المسجد برکعتین، ح: ٧١٤۔

❸ بخاری، الصلاۃ، اذا دخل احدکم المسجد فلیرکع رکعتین، ح: ٤٤٤، مسلم، صلاۃ المسافرین، استحباب تحیۃ المسجد برکعتین و کراھۃ الجلوس قبل صلاتھما وانھا مشروعۃ فی جمیع الاوقات، ح: ٧١٤۔

(تحیۃ المسجد) نہ پڑھ لے۔"

مذکورہ بالا احادیث سے تحیۃ المسجد کی فضیلت کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ مسجد میں آتے ہی بیٹھ جانا اور پھر کھڑے ہو کر نوافل ادا کرنا درست نہیں۔ صحیح یہ ہے کہ مسجد میں بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لی جائیں۔

مساجد کی بربادی

مساجد کو ویران کرنے والے اور ان کی تعمیر اور آباد کاری میں رکاوٹ ڈالنے والے اللہ کے عذاب کو دعوت دیتے ہیں، اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ کے درج ذیل فرامین ملاحظہ کیجیے:

1: ﴿وَمَا لَهُمْ أَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوا أَوْلِيَاءَهُ ۚ إِنْ أَوْلِيَاؤُهُ إِلَّا الْمُتَّقُونَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٤﴾ وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِندَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَاءً وَتَصْدِيَةً ۚ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿٣٥﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ ۚ فَسَيُنفِقُونَهَا ثُمَّ تَكُونُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُونَ ۗ وَالَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ يُحْشَرُونَ ﴿٣٦﴾ لِيَمِيزَ اللَّهُ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيثَ بَعْضَهُ عَلَىٰ بَعْضٍ فَيَرْكُمَهُ جَمِيعًا فَيَجْعَلَهُ فِي جَهَنَّمَ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿٣٧﴾﴾

(الانفال: ٨/ ٣٤ تا ٣٧)

”اور انھیں کیا ہے کہ اللہ انھیں عذاب نہ دے، جب کہ وہ مسجد حرام سے روک رہے ہیں، حالانکہ وہ اس کے متولی نہیں۔ اس کے متولی نہیں ہیں مگر جو متقی ہیں اور لیکن ان کے اکثر نہیں جانتے۔ اور ان کی نماز اس گھر کے پاس سیٹیاں بجانے اور تالیاں بجانے کے سوا کبھی کچھ نہیں ہوتی۔ سو عذاب چکھو اس وجہ سے جو تم کفر کرتے تھے۔ بے شک جن لوگوں نے کفر کیا وہ اپنے مال خرچ کرتے ہیں، تاکہ اللہ کے راستے سے روکیں۔ پس عنقریب وہ انھیں خرچ کریں گے، پھر وہ ان پر افسوس کا باعث ہوں گے، پھر وہ مغلوب ہوں گے اور جن لوگوں نے کفر کیا وہ جہنم کی طرف اکٹھے کیے جائیں گے۔ تاکہ اللہ ناپاک کو پاک سے جدا کر دے اور

ناپاک کو، اس کے بعض کو بعض پر رکھے، پس اسے اکٹھا ڈھیر بنا دے، پھر اسے جہنم میں ڈال دے۔ یہی لوگ خسارہ اٹھانے والے ہیں۔''

۲: ﴿مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ښ وَفِي النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ۝﴾

(التوبۃ:۹/ ۱۷)

''مشرکوں کا کبھی حق نہیں کہ وہ اللہ کی مسجدیں آباد کریں، اس حال میں کہ وہ اپنے آپ پر کفر کی شہادت دینے والے ہیں۔ یہ وہ ہیں جن کے اعمال ضائع ہو گئے اور وہ آگ ہی میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔''

۳: ﴿هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ۭ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَاۗءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَــــُٔوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِـيْمًا ۝﴾

(الفتح : ٤٨/ ٣٥)

''یہ وہی لوگ ہیں جنھوں نے کفر کیا اور تمھیں مسجد حرام سے روکا اور قربانی کے جانوروں کو بھی، اس حال میں کہ وہ اس سے روکے ہوئے تھے کہ اپنی جگہ تک پہنچیں۔ اور اگر کچھ مومن مرد اور مومن عورتیں نہ ہوتیں جنھیں تم نہیں جانتے تھے (اگر یہ نہ ہوتا) کہ تم انھیں روند ڈالو گے تو تم پر لاعلمی میں ان کی وجہ سے عیب لگ جائے گا (تو ان پر حملہ کر دیا جاتا) تاکہ اللہ اپنی رحمت میں جسے چاہے داخل کر لے، اگر وہ (مومن اور کافر) الگ الگ ہو گئے ہوتے تو ہم ضرور ان لوگوں کو جنھوں نے ان میں سے کفر کیا تھا، دردناک سزا دیتے۔''

۴: ﴿اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى ۝ عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ۝ اَرَءَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَي الْهُدٰٓى ۝ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ۝ اَرَءَيْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝ اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ۝ كَلَّا

لَىِٕنْ لَّمْ يَنْتَهِ ۙ۬ لَنَسْفَعًۢا بِالنَّاصِيَةِ ۝ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۝ فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ۝
سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ۝ ﴾ (العلق: ٩٦/ ٩ تا ١٨)

''کیا تو نے اس شخص کو دیکھا جو منع کرتا ہے۔ایک بندے کو جب وہ نماز پڑھتا ہے۔کیا تو نے دیکھا اگر وہ ہدایت پر ہو۔ یا اس نے پرہیز گاری کا حکم دیا ہو۔کیا تو نے دیکھا اگر اس (منع کرنے والے) نے جھٹلایا اور منہ موڑا۔تو کیا اس نے یہ نہ جانا کہ یقیناً اللہ دیکھ رہا ہے۔ ہرگز نہیں، یقیناً اگر وہ باز نہ آیا تو ہم ضرور اسے پیشانی کے بالوں کے ساتھ گھسیٹیں گے۔پیشانی کے ان بالوں کے ساتھ جو جھوٹے ہیں، خطا کار ہیں۔پس وہ اپنی مجلس کو بلا لے۔ ہم عنقریب جہنم کے فرشتوں کو بلا لیں گے۔''

ابن عباس (رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں کہ ایک دن ابو جہل نے کہا: اگر میں نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو کعبہ کے پاس نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو میں ضرور اس کی گردن روند ڈالوں گا۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علم میں یہ بات آئی تو آپ نے فرمایا:

((لَوْ فَعَلَهُ لَأَخَذَتْهُ الْمَلَائِكَةُ)) ❶

''اگر اس نے ایسا کرنے کی کوشش کی تو فرشتے اسے پکڑ لیں گے۔''

5: ﴿ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ۭ اُولٰۗىِٕكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَاۗىِٕفِيْنَ ڛ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ ﴾ (البقرة: ٢/ ١١٤)

''اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ کی مسجدوں سے منع کرے کہ ان میں اس کا نام لیا جائے اور ان کی بربادی کی کوشش کرے؟ یہ لوگ، ان کا حق نہ تھا کہ ان میں داخل ہوتے مگر ڈرتے ہوئے۔ ان کے لیے دنیا ہی میں رسوائی ہے اور ان

❶ بخاري، التفسير، قوله تعالى: كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ، ح: ٤٩٥٨.

کے لیے آخرت میں بہت بڑا عذاب ہے۔''

بہت سے لوگ ہیں جنھیں قرآن مجید میں وَمَنْ اَظْلَمُ کے الفاظ سے بہت بڑے ظالم کہا گیا ہے، ان میں سب سے پہلے مساجد برباد کرنے والوں کا تذکرہ کیا گیا:

﴿وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَ سَعٰى فِيْ خَرَابِهَا﴾ (البقرة:٢/ ١١٤) .

''اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے [1] جو اللہ کی مسجدوں سے منع کرے کہ ان میں اس کا نام لیا جائے اور ان کی بربادی کی کوشش کرے؟''

---

[1] اس سلسلے کی دیگر آیات یہ ہیں: ﴿وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ﴾ (البقرة:١٤٠/٢)

''اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جس نے وہ شہادت چھپالی جو اس کے پاس اللہ کی طرف سے تھی۔''

﴿وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ﴾ (الانعام:٦/ ٢١)

''اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جس نے اللہ پر کوئی جھوٹ باندھا، یا اس کی آیات کو جھٹلایا۔''

﴿وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَ لَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ شَيْءٌ وَّ مَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ﴾ (الانعام:٦/ ٩٣)

''اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے، یا کہے میری طرف وحی کی گئی ہے، حالانکہ اس کی طرف کوئی چیز وحی نہیں کی گئی اور جو کہے میں (بھی) ضرور اس جیسا نازل کروں گا جو اللہ نے نازل کیا۔''

﴿فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ﴾ (الانعام:٦/ ١٤٤)

''پھر اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے، تاکہ لوگوں کو کسی علم کے بغیر گمراہ کرے۔''

﴿فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا﴾ (الانعام:١٥٧/٦)

''پھر اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ کی آیات کو جھٹلائے اور ان سے کنارا کرے۔''

﴿فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ﴾ (الاعراف:٧/ ٣٧۔ یونس:١٠/ ٧٧)

''پھر اس سے بڑا ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے، یا اس کی آیات کو جھٹلائے۔''

﴿وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا﴾ (هود:١١/ ١٨)

''اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ پر کوئی جھوٹ باندھے؟''

﴿فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا﴾ (الكهف: ١٨ / ١٥)

⇦⇦

برباد کرنا تو بعد کی بات ہے محض ایسی کوشش کرنے والے کو بھی وعید سنائی گئی ہے، جس سے اس جرم کی سنگینی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

﴿ اِلَّا خَآئِفِیْنَ ﴾ یعنی ایسے ظالم لوگوں کا اللہ کی مساجد کا متولی ہونا تو درکنار، ان کا تو داخلہ بھی ڈرتے ہوئے ہونا چاہیے کہ انھوں نے کوئی شرارت کی تو سزا سے نہیں بچ سکیں گے۔ ان کے لیے دنیا ہی میں ایک رسوائی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان سچ ثابت ہوا، یہود و نصاریٰ اور مشرکین تینوں نے اپنے کیے کی سزا پائی، کعبہ اور بیت المقدس کی تولیت مسلمانوں کے قبضے میں آ گئی۔ چونکہ مسجدیں اللہ کی ہیں اور حق یہ ہے کہ ان میں صرف اللہ کا نام لیا جائے، اس لیے تمام مشرکین کو مسجد حرام کے قریب آنے سے روک دیا گیا، خواہ وہ بت پرست ہوں یا عزیر و مسیح پرست، کیونکہ وہ اکیلے اللہ کی عبادت نہیں کرتے۔ اب مسلمانوں میں وہی پہلی قوموں والے مشرکانہ عقائد و اعمال پھیل گئے اور وہ بد عمل ہو کر جہاد چھوڑ بیٹھے [1] تو بیت المقدس پھر ان کے ہاتھ سے نکل گیا۔ (تفسیر القرآن الکریم از عبدالسلام بن محمد ۱/ ۱۰۸)

⇦ ''پھر اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ پر کوئی جھوٹ باندھے؟''

﴿ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ ﴾ (الکھف : ۱۸/ ۵۷)

''اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جسے اس کے رب کی آیات کے ساتھ نصیحت کی گئی تو اس نے ان سے منہ پھیر لیا اور اسے بھول گیا جو اس کے دونوں ہاتھوں نے آگے بھیجا تھا۔''

﴿ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ ﴾ (العنکبوت : ۲۹/ ۶۸)

''اور اس سے بڑھ کر کون ظالم ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے، یا حق کو جھٹلا دے جب وہ اس کے پاس آئے۔''

﴿ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا ﴾ (السجدۃ : ۳۲/ ۲۲)

''اور اس سے بڑا ظالم کون ہے جسے اس کے رب کی آیات کے ساتھ نصیحت کی گئی، پھر اس نے ان سے منہ پھیر لیا۔''

﴿ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ ﴾ (الزمر : ۳۹/ ۳۲)

''پھر اس سے زیادہ کون ظالم ہے جس نے اللہ پر جھوٹ بولا اور سچ کو جھٹلایا جب وہ اس کے پاس آیا۔''

[1] مساجد اور دیگر مذاہب کی عبادت گاہوں کی حفاظت کے ذرائع کا تذکرہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ⇦⇦

مساجد میں آنے والے نمازیوں کے لیے رکاوٹیں کھڑی کرنے والوں، ان کو ویران اور بے آباد کرنے والے ظالموں کے لیے دنیا میں ذلت اور آخرت میں بہت بڑا عذاب ہے، چنانچہ آیت کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾

(البقرة:٢/ ١١٤)

''ان کے لیے دنیا ہی میں رسوائی ہے اور ان کے لیے آخرت میں بہت بڑا عذاب ہے۔''

بعض وہ اعمال ہیں جن کو سرانجام نہ دینے سے مساجد غیرآباد ہو جاتی ہیں، اسی لیے ان اعمال کے نہ کرنے پر سخت وعیدیں سنائی گئی ہیں، جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے نماز کی جماعت چھوڑنے والے مردوں کے بارے میں فرمایا:

⇦ ﴿أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ ۝ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِم بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَن يَقُولُوا رَبُّنَا اللَّهُ ۗ وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَصَلَوَاتٌ وَمَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا اسْمُ اللَّهِ كَثِيرًا ۗ وَلَيَنصُرَنَّ اللَّهُ مَن يَنصُرُهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ۝ الَّذِينَ إِن مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنكَرِ ۗ وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ ۝﴾ (الحج: ٢٢/ ٣٩ تا ٤١)

''ان لوگوں کو جن سے لڑائی کی جاتی ہے، اجازت دے دی گئی ہے، اس لیے کہ یقیناً ان پر ظلم کیا گیا اور بے شک اللہ ان کی مدد کرنے پر یقیناً پوری طرح قادر ہے۔ وہ جنھیں ان کے گھروں سے کسی حق کے بغیر نکالا گیا، صرف اس وجہ سے کہ وہ کہتے ہیں ہمارا رب اللہ ہے۔ اور اگر اللہ کا لوگوں کو ان کے بعض کو بعض کے ذریعے ہٹانا نہ ہوتا تو ضرور ڈھا دیے جاتے (راہبوں کے) جھونپڑے اور (عیسائیوں کے) گرجے اور (یہودیوں کے) عبادت خانے اور (مسلمانوں کی) مسجدیں، جن میں اللہ کا ذکر بہت زیادہ کیا جاتا ہے اور یقیناً اللہ ضرور اس کی مدد کرے گا جو اُس کی مدد کرے گا، بے شک اللہ یقیناً بہت قوت والا، سب پر غالب ہے۔ وہ لوگ کہ اگر ہم انھیں زمین میں اقتدار بخشیں تو وہ نماز قائم کریں گے اور زکوٰۃ دیں گے اور اچھے کام کا حکم دیں گے اور برے کام سے روکیں گے، اور تمام کاموں کا انجام اللہ ہی کے قبضہ میں ہے۔''

((لَيَنْتَهِيَنَّ رِجَالٌ عَنْ تَرْكِ الْجَمَاعَةِ اَوْ لَأُحَرِّقَنَّ بُيُوْتَهُمْ))❶

''مرد حضرات ترکِ جماعت سے باز آ جائیں ورنہ میں ان کے گھروں کو آگ لگا دوں گا۔''

ایک اور حدیث میں یہ الفاظ ہیں:

((لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ فِتْيَانِيْ اَنْ يَسْتَعِدُّوْا لِيْ بِحُزَمٍ مِنْ حَطَبٍ ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثُمَّ تُحَرَّقَ بُيُوْتٌ عَلٰى مَنْ فِيْهَا))❷

''میں نے ارادہ کیا کہ اپنے جوانوں کو حکم دوں کہ وہ لکڑیوں کا ڈھیر اکٹھا کریں اور پھر کسی کو حکم دوں کہ وہ نماز پڑھائے اور (جو مرد جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے نہ آئے ہوں ان کے) گھروں کو وہاں موجود لوگوں سمیت آگ لگا دی جائے۔''

اسی قسم کے الفاظ آپ نے جمعہ میں حاضر نہ ہونے والوں کے بارے میں بھی استعمال کیے ہیں۔❸

ترکِ جماعت کرنے والوں کے لیے یہ وعید بھی ہے:

((لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ وَدَعِهِمُ الْجَمَاعَاتِ اَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ ثُمَّ لَيَكُوْنُنَّ مِنَ الْغَافِلِيْنَ))❹

''لوگ جماعت ترک کرنے سے باز آ جائیں ورنہ اللہ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا اور پھر وہ غافلوں میں سے ہو جائیں گے۔''

مسلسل تین جمعے مسجد میں نہ آنے والے مردوں کے دلوں پر بھی مہر لگا دی جاتی ہے،

❶ ابن ماجة، المساجد و الجماعات، التغليظ في التخلف عن الجماعة.

❷ مسلم، المساجد، فضل صلاة الجماعة و بيان التشديد في التخلف عنها، ح: ١٤٨٣:

❸ مسلم، المساجد، فضل صلاة الجماعة و بيان التشديد في التخلف عنها، ح: ١٤٨٥:

❹ ابن ماجة، المساجد و الجماعات، التغليظ في التخلف عن الجماعة.

چنانچہ ارشاد نبوی ہے:

((مَنْ تَرَكَ ثَلَاثَ جُمَعٍ تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قَلْبِهِ)) ❶

''جس شخص نے تین جمعے غفلت کی وجہ سے چھوڑ دیے اللہ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔''

جمعہ و جماعت کی اس قدر تاکید سے معلوم ہوتا ہے کہ مساجد کی آباد کاری کے لیے کس قدر اہتمام کیا گیا ہے تاکہ ان کو غیر آباد اور ویران ہونے سے بچایا جا سکے۔

نوٹ:...... جب کوئی جگہ مسجد کے لیے مختص کر دی جائے اس پر مسجد کے تمام احکام لاگو ہوتے ہیں، خواہ اس پر عمارت قائم نہ ہوئی ہو، جیسے جو حکم مسجد کے ہال کا ہوتا ہے وہی حکم اس کے صحن کا ہوتا ہے۔ اس کی ایک نظیر بیت اللہ بھی ہے، اس کا وہ حصہ جسے حطیم کہا جاتا ہے اس کی بھی وہی فضیلت ہے جو بیت اللہ کے باقی حصوں کی ہے۔ جب کسی مسجد کو گرا کر اس کی دوبارہ تعمیر کرنے کا ارادہ ہو تب بھی مسجد کا پلاٹ کھیل کا میدان نہیں بن جاتا، اس جگہ کا وہی ادب کرنا چاہیے جو مسجد کا کیا جاتا ہے۔ واللہ اعلم

❶ صحیح سنن ابی داؤد، ح:۹۲۸:

ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن کی تحریری کاوشیں

۱: فتاویٰ افکارِ اسلامی، ۳۱۳ سوالات کے جوابات

۲: تفسیر معارف البیان، سورۃ الفاتحہ اور سورۃ البقرۃ (۱-۵۰ آیات کی تفسیر)

۳: مظلوم صحابیات رضی اللہ عنہن ظلم و ناانصافی کا شکار ہونے والی عورتوں کے لیے اسوہ صحابیات

۴: شوقِ عمل، ارکانِ اسلام پر عمل کی ترغیب

۵: شوقِ جہاد

۶: سجدۂ تلاوت کے احکام اور آیاتِ سجدہ کا پیغام، اردو میں اس موضوع پر پہلی کتاب

۷: پریشانیوں اور مشکلات کا حل (حافظ حمزہ کاشف / شہباز حسن)

۸: بدعات کا انسائیکلو پیڈیا (**قاموس البدع** کا ترجمہ و استدراک)

۹: صداقت نبوتِ محمدی (دلائل النبوۃ از ڈاکٹر منقذ بن محمود السقار کا ترجمہ و تعلیق)

۱۰: غسل، وضو اور نماز کا طریقہ مع دعائیں (الوضوء والغسل والصلاۃ کا ترجمہ و تعلیق)

۱۱: مقامِ قرآن (میاں انوار اللہ / شہباز حسن)

۱۲: علوم اسلامیہ (پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد اسرائیل فاروقی / شہباز حسن)

۱۳: اسلامی تعلیمات (پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد اسرائیل فاروقی / شہباز حسن)

۱۴: لغت عرب کے ابتدائی قواعد اور جدید عربی بول چال مع قصص النبیین

۱۵: جنت کا منظر (حافظ حمزہ کاشف / شہباز حسن)

۱۶: دوزخ کا منظر (حافظ حمزہ کاشف / شہباز حسن)

۱۷: مساجد کی آباد کاری اور بربادی

۱۸: جہنم اور جہنمیوں کے احوال (النار حالها واحوال اهلها کا ترجمہ و تعلیق)

۱۹: خوش نصیبی کی راہیں (طریق الهجرتین از حافظ ابن قیم کا ترجمہ اور تلخیص و تعلیق)

۲۰: تفسیر میں عربی لغت سے استدلال کا منہج (اسلامیات میں پی ایچ ڈی کا مقالہ (زیرِ طبع)

۲۱: جنت میں خواتین کے لیے انعامات (احوال النساء فی الجنة کا ترجمہ و تعلیق)

۲۲: اسلام کے بنیادی عقائد و نظریات اور اعمال و آداب، شرح اربعین نووی (زیرِ طبع)

۲۳: فرقہ پرستی کے اسباب اور ان کا حل (الافتراق۔اسبابھا وعلاجھا کا ترجمہ وتعلیق) (زیرِ طبع)

۲۴: دنیا ڈھلتی چھاؤں (الدنیا ظل زائل کا ترجمہ) (زیرِ طبع)

۲۵: انسان اور قرآن (میاں انوار اللہ رشہباز حسن) (زیرِ طبع)

۲۶: التأثیر الاسلامی فی شعر حالی (عربی زبان وادب میں عربی مقالہ) (زیرِ طبع)

۲۷: اصول الکرخی (ترجمہ)

نظر ثانی شدہ کتب

۱۔ اردو ترجمہ قرآن مجید از مولانا محمد ارشد کمال

۲۔ صحیح ابن خزیمہ (ترجمہ وشرح)

۳۔ مشکوٰۃ المصابیح (ترجمہ)

۴۔ حدیث اور خدام حدیث از میاں انوار اللہ

۵۔ الاسماء الحسنی از میاں انوار اللہ

۶۔ المسند فی عذاب القبر از مولانا محمد ارشد کمال

۷۔ عذاب قبر، قرآن کی روشنی میں از مولانا ارشد کمال

۸۔ ذکر اللہ کے فوائد از پروفیسر عنایت اللہ مدنی

۹۔ حقانیت اسلام، از پروفیسر محمد انس

۱۰۔ تقلید کی شرعی حیثیت (تخریج وتحقیق اور اضافہ شدہ) از حافظ جلال الدین قاسمی

۱۱۔ منکرین حدیث کی مغالطہ انگیزیوں کے علمی جوابات (تخریج وتحقیق اور اضافہ شدہ) از حافظ جلال الدین قاسمی

۱۲۔ گناہوں کی معافی کے دس اسباب (تخریج وتحقیق اور تعلیقات کے ساتھ) از حافظ جلال الدین قاسمی

۱۳۔ اللہ تعالیٰ کی دس تاکیدی نصیحتیں (از حافظ جلال الدین قاسمی)

۱۴۔ سورۂ اخلاص کا پیغامِ توحید (از حافظ جلال الدین قاسمی)

۱۵۔ اصول کرخی پر ایک نظر (مولانا محمد ارشد کمال، مولانا یحییٰ عارفی)

۱۶۔ توبہ کا دروازہ (از میاں انوار اللہ)

۱۷۔ اسلامی عقائد۔ دو مسلمانوں کا مکالمہ (وارثان انبیاء)

مساجد

کی

آبادکاری اور بربادی



